تحقیق وتنقید

قسط دوم

محمد رفیق چودھری

غامدی صاحب اور انکارِ حدیث

اس سلسلۂ مضامین میں اُن اُمور پر تفصیلی بحث وگفتگو کی جارہی ہے، جن کی بنا پر ہمارے نزدیک غامدی صاحب کا شمار منکرین حدیث میں ہوتا ہے اور اُن کا نظریۂ حدیث انکارِ حدیث پر مبنی ہے۔

پہلی قسط میں ہم نے غامدی صاحب کو اس لئے منکرِ حدیث قرار دیا تھا کہ وہ سنت کی ابتدا حضرت محمد ﷺ سے ماننے کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مانتے ہیں اور سنت کی اسلامی اصطلاح کا مسلّمہ مفہوم چھوڑ کر اس سے اپنا خود ساختہ مفہوم نکالتے ہیں۔ اب ہم زیر نظر مضمون میں اُن کے انکارِ حدیث کے کچھ نئے وجوہ بتائیں گے۔

◉ چنانچہ وہ حدیث کی اہمیت اور حجیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کے اخبارِ آحاد جنہیں بالعموم 'حدیث' کہا جاتا ہے، اُن کے بارے میں ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ان سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا ہرگز کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔“

(میزان: ص۱۰،۱۱ طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور و اُصول ومبادی: ص۱۱، طبع دوم فروری ۲۰۰۵ء، لاہور)

◉ پھر اپنی اس بات کو وہ واضح اور دوٹوک انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں:

”نبی ﷺ کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبارِ آحاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں 'حدیث' کہا جاتا ہے، اُن کے بارے میں یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ اُن سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔“

(اُصول ومبادی: ص ۶۸، طبع دوم فروری ۲۰۰۵ء، لاہور)

◉ پھر اپنے اس نظریے کو وہ بطورِ ایک اُصولِ حدیث کے، یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ

”اس (حدیث) سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔“

(میزان: ص ۶۸، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

مذکورہ حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ غامدی صاحب کے نزدیک

www.KitaboSunnat.com

① حدیث صرف اخبارِ آحاد کا نام ہے۔

② حدیث اور دین الگ الگ چیزیں ہیں۔

③ کسی حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔

④ کسی حدیث سے دین کا کوئی عمل ثابت نہیں ہوتا۔

اَب ہم ان تمام اُمور پر تفصیلی گفتگو کریں گے :

❶ کیا حدیث صرف اخبارِ آحاد کا نام ہے؟

علمِ حدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ حدیث صرف اخبارِ آحاد کا نام نہیں بلکہ اس میں اخبارِ متواترہ بھی شامل ہوتی ہیں۔ یہ غامدی صاحب کی 'روشن خیالی' ہے کہ وہ حدیث کو صرف اَخبارِ آحاد میں محصور و محدود قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنی 'رُبع صدی' پر محیط دینی تحقیق کے ساتھ ساتھ کبھی چند لمحے اس پر بھی صرف کرتے کہ علم حدیث کی کوئی متداول کتاب مثلاً 'مقدمہ ابن الصلاح' اور 'نخبۃ الفکر' ہی دیکھ لیتے تو اُن کو یہ معلوم ہوجاتا کہ حدیث صرف اخبارِ آحاد کا نام نہیں ہے بلکہ اس اصطلاح میں اخبارِ متواترہ بھی شامل ہوتی ہیں۔

اُمت کے کسی فقیہ یا 'محدث' نے آج تک حدیث سے صرف اخبارِ آحاد مراد نہیں لیں اور نہ کسی نے اخبارِ متواترہ کو حدیث سے خارج قرار دیا ہے۔ یہ 'اعزاز' صدیوں بعد صرف غامدی صاحب کو حاصل ہوا ہے جنہوں نے تمام محدثین اور فقہا کے برخلاف صرف اخبارِ آحاد کو حدیث سمجھا ہے اور اخبارِ متواترہ کو حدیث کے زمرہ سے نکال باہر کیا ہے۔

جیسا کہ میں نے کئی بار واضح کیا ہے کہ غامدی صاحب کا 'طریق واردات' یہ ہے کہ وہ اصطلاحات تو علماے اسلام کی استعمال کرتے ہیں مگر ان کے معانی اپنے جی سے گھڑ لیتے ہیں اور اس طرح خود گمراہ ہوتے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ وحی، کتاب، سنت، تواتر، فطرت، اِجماع، معروف، منکر اور عرف جیسی بہت سی اسلامی اصطلاحات کے من گھڑت معنی لے کر اُنہوں نے دوسروں کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔

چنانچہ غامدی صاحب نے اخبارِ متواترہ کو 'حدیث' کے زمرے سے خارج کرکے میرے نزدیک 'انکارِ حدیث کا ارتکاب' کیا ہے۔

❷ کیا حدیث اور دین دو الگ الگ چیزیں ہیں؟

غامدی صاحب نے حدیث اور دین کو دو الگ الگ چیزیں سمجھ رکھا ہے۔ اُن کے نزدیک

www.KitaboSunnat.com

حدیث دین سے خارج کوئی شے ہے، جس سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ گویا دین حدیث کے بغیر بھی مکمل ہے اور حدیث دین سے زائد کوئی چیز ہے۔

غامدی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ حدیث کے بغیر دین کا تصور صرف منکرینِ حدیث کے ہاں پایا جاتا ہے۔ اہل اسلام حدیث وسنت کے بغیر اسلام کو مکمل نہیں سمجھتے، کیونکہ اسلام نام ہی قرآن وحدیث کے مجموعے کا ہے۔ اگر حدیث کو اسلام سے خارج کر دیا جائے تو جو کچھ باقی بچے گا، وہ صحیح اسلام نہیں ہوگا بلکہ ناقص اور اُدھورا اسلام ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ناقص اور اُدھورا اسلام مقبول نہیں۔

③ کیا حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا؟

غامدی صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اسلام کے جو عقائد صرف حدیث سے ثابت ہیں، وہ اُن سب کے منکر ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ بہت سے اسلامی عقائد کی بنیاد صرف 'احادیث' پر ہے اور وہ صرف حدیث ہی سے ثابت ہیں جیسے:

① **تقدیر پر ایمان:** تقدیر پر ایمان لانا حدیثِ جبریلؑ سے ثابت ہے اور اس حدیث میں جو اُمور بیان ہوئے ہیں، اُن کو نبی کریمﷺ نے 'دین' قرار دیا ہے «یُعَلِّمکم دینکم» (صحیح مسلم:۹) لہٰذا تقدیر پر ایمان لانا دین کا حصہ ہے اور اُن امور میں سے ہے جن پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ مگر غامدی صاحب فرما رہے ہیں کہ حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ تقدیر پر ایمان لانا کوئی الگ عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ توحید کے عقیدے کی فرع ہے تو پھر عقیدۂ آخرت کو عقیدۂ توحید کی فرع قرار دینے میں کون سا امر مانع ہے۔ وہ بھی تو توحید ہی کے عقیدے کی فرع ہے، لیکن اُس کی ایک مستقل حیثیت ہے اسی طرح تقدیر پر ایمان لانے کا عقیدہ بھی اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے نبیﷺ نے حدیثِ جبریلؑ میں اس کو الگ اور مستقل حیثیت سے بیان فرمایا ہے اور اس عقیدے کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

عقیدۂ توحید کے علاوہ بہت سے عقائد احادیث ہی کی بنیاد رکھتے ہیں، مثال کے طور پر

② قبر کا عذاب (صحیح بخاری:۱۳۷۲)

www.KitaboSunnat.com

③ قبر میں فرشتوں کا آنا اور میت سے سوال و جواب کرنا (صحیح بخاری:۱۳۳۸)

④ یہ عقیدہ کہ تمام اَعمال کا دارومدار نیت پر ہے (صحیح بخاری:۱)

⑤ ختم نبوت کا عقیدہ اور مدعیٔ نبوت کا واجب القتل ہونا۔(صحیح بخاری:۳۵۳۵،سنن ابی داود:۴۲۵۲)

⑥ یہ عقیدہ کہ گناہگار مؤمن دوزخ کی سزا پانے کے بعد بالآخر جنت میں جائیں گے۔ (صحیح بخاری:۷۴۴۰)

⑦ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اُٹھایا جانا (رفع عیسیٰؑ) ؛ اور اُن کا دوبارہ قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لانا (نزولِ عیسیٰؑ) (صحیح بخاری:۲۲۲۲)

⑧ نیک اعمال کو وسیلہ بنانے کا عقیدہ (صحیح بخاری:۲۲۱۵)

⑨ آخرت میں پُل صراط کا ہونا (جَسْر) جس پر سے سب انسانوں کو گزرنا پڑے گا پھر جو لوگ جنت کے مستحق ہوں گے، وہ اسے عبور کرکے جنت میں داخل ہوں گے اور دوزخی اسے پار نہ کرکے جہنم میں گر جائیں گے۔(صحیح بخاری:۷۴۴۰)

⑩ (رحمت کے) فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر اور کتے موجود ہوں۔ (صحیح بخاری:۳۲۲۵)

⑪ نبی ﷺ کی شفاعت ِکبریٰ جب آخرت میں وہ سجدہ میں جاکر اپنی اُمت کے لئے شفاعت کریں گے اور وہ مقبول شفاعت ہوگی۔(صحیح بخاری:۴۷۱۲)

⑫ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔(صحیح مسلم:۲۹۹۶)

یہ اور اس طرح کے مزید بہت سے مسلّمہ اسلامی عقائد ہیں جو صرف حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔ اب اگر غامدی صاحب کے اس نظریے کو درست مان لیا جائے کہ حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا تو ہمیں بہت سے مسلّمہ اسلامی عقائد کو ترک کرنا پڑے گا اور ہم غامدی صاحب کی خاطر اسلام کے مسلّمہ عقائد چھوڑ نہیں سکتے، کیونکہ ایسا کرنا عین گمراہی ہے۔

❹ کیا کسی حدیث سے دین کا کوئی عمل ثابت نہیں ہوتا؟

غامدی صاحب کے خیال میں حدیث سے دین کا کوئی عمل یا حکم ثابت نہیں ہوتا،لیکن اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حدیث سے دین اسلام کے عقائد ثابت ہوتے ہیں، اسی طرح ان سے دینی اعمال واحکام بھی ثابت ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

پھر جس طرح حدیث سے ثابت شدہ عقائد کا انکار کفر اور گمراہی ہے، اسی طرح حدیث سے ثابت شدہ اعمال واحکام کا انکار بھی کفر اور گمراہی ہے۔ جو شخص بھی حدیث سے ثابت شدہ عقائد و اعمال کا منکر ہے، علماے اسلام کے نزدیک وہ کافر اور گمراہ ہے۔ ذیل میں ہم چند ایسے دینی اعمال واحکام بیان کرتے ہیں جو صرف حدیث کی بنیاد پر ثابت ہیں:

① مرتد کے لئے سزاے قتل (صحیح بخاری:۶۸۷۸)
② شادی شدہ زانیوں کے لئے رجم یعنی سنگساری کی سزا (صحیح بخاری:۶۸۲۴)
③ شراب نوشی پر سزا (صحیح مسلم:۱۷۰۶)
④ مردوں کے لئے داڑھی بڑھانا (صحیح بخاری:۵۸۹۳)
⑤ عورتوں کے لئے خاص ایام میں نماز کا معاف ہونا (صحیح بخاری:۳۰۶)
⑥ کسی کی منگنی پر دوسرے کا منگنی نہ کرنا (صحیح بخاری:۵۱۴۴)
⑦ کسی کے سودے (بیع) پر دوسرے کا سودا نہ کرنا (صحیح بخاری:۲۱۳۹)
⑧ مردوں کے لئے سونے کے استعمال کا حرام ہونا (سنن ترمذی:۱۷۲۰)
⑨ مردوں کے لئے ریشم کا لباس پہننے کی ممانعت وحرمت (صحیح بخاری:۵۸۳۳،ترمذی:۱۷۲۰)
⑩ شہید کی میت کو غسل نہ دینا اور اُسے کفن نہ پہنانا (صحیح بخاری:۱۳۴۷،سنن ابی داود:۳۱۳۳)
⑪ کسی مسلمان مرد کے لئے اپنی پھوپھی، بھتیجی یا خالہ، بھانجی کو بیک وقت نکاح میں رکھنے کا حرام ہونا (صحیح بخاری:۵۱۰۹)
⑫ پالتو گدھے، کچلی والے درندے، اور پنجے والے شکاری پرندوں کا گوشت حرام ہونا (صحیح بخاری:۳۱۵۵)
⑬ نمازِ تراویح (صحیح بخاری:۱۱۴۷)
⑭ نمازِ استسقا (صحیح بخاری:۱۰۰۵)
⑮ نمازِ کسوف (صحیح بخاری:۱۰۴۱)
⑯ کسی نبی کو اُس جگہ دفن کرنا جہاں اُس کی وفات ہوئی ہو (سنن ترمذی:۱۰۱۸)
⑰ مختلف قسم کے اَموال پر زکوٰۃ کے نصابات (دیکھئے کتب حدیث)
⑱ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد 'آمین' کہنا (صحیح ابن حبان:۱۸۰۲)
⑲ مریض کی عیادت کرنا (صحیح بخاری:۱۲۴۰)

www.KitaboSunnat.com

⑳ مردہ مچھلی کا حلال ہونا (صحیح بخاری:۴۳۶۲)

㉑ جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا اور اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اُتارنا (صحیح بخاری:۵۸۵۶)

㉒ مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا کرنا اور مسجد سے باہر نکلتے وقت دعا کرنا (صحیح مسلم:۷۱۳)

㉓ نومولود کو گھٹی دینا (صحیح بخاری:۵۴۶۷)

㉔ حج مبرور کی جزا جنت ہے! (صحیح بخاری:۱۷۷۳)

㉕ وضو میں موزوں اور جرابوں پر مسح کرنا (صحیح بخاری:۲۰۵،سنن ابی داود:۱۴۶)

یہ اور اس طرح کے سینکڑوں دینی اعمال و اَحکام ہیں جو صرف صحیح حدیث سے ثابت ہوتے ہیں اور ان کو دینی اعمال و اَحکام یا 'سنت' سے خارج سمجھنا (جیسا کہ غامدی صاحب سمجھتے ہیں) اسلام سے ناواقفیت اور پرلے درجے کی جہالت ہے۔

البتہ یہ بات ضرور پیش نظر رہنی چاہئے کہ کسی حدیث کو صرف اسی صورت میں قبول کیا جائے گا جب وہ صحیح طور پر ثابت ہو۔ضعیف اور موضوع قسم کی کسی حدیث سے دین کا کوئی حکم یا عمل ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

حدیث کی اہمیت اور حجیت ایک مسلّمہ دینی امر ہے اور غامدی صاحب دین کے مسلمات ہی کے منکر ہیں۔اس لئے وہ ہمارے نزدیک نہ صرف منکرِ حدیث ہیں بلکہ منکر دین بھی ہیں۔ حدیث سے محرومی پورے دین سے محرومی ہے۔ دین ایک اکائی ہے اور اس کے کسی ایک جزو کا انکار اس کے کل کا انکار ہے۔ آپ یہ نہیں کرسکتے کہ اسلام کے بعض عقائد واعمال کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ آپ کو یا تو اسلام کے تمام عقائد واعمال کو تسلیم کرنا ہوگا یا سب کو ترک کرنا ہوگا۔ آدھا، پونا، تہائی اور دو تہائی اسلام ایک بے معنی چیز ہے۔ دین اسلام میں اگر آپ حدیث کو چھوڑ دیں گے تو آپ کو پورے دین اسلام سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور کوئی مسلمان اپنے آپ کو دین سے محروم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔

غامدی صاحب کو سوچنا چاہئے کہ حدیث کے بارے میں وہ اپنا عجیب وغریب نظریہ اختیار کرنے کے بعد کہاں کھڑے ہیں؟ دائرۂ اسلام کے اندر یا دائرۂ اسلام کے باہر؟ کیونکہ دائرۂ اسلام کے اندر والے تمام اہل اسلام، اسلام کے بیشتر عقائد اور اعمال واحکام حدیث ہی سے لیتے ہیں جبکہ غامدی صاحب حدیث سے کوئی عقیدہ یا عمل یا حکم لینے ہی کے منکر ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں کئی مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم موجود ہے۔ جو حدیث ہی کی پیروی کا دوسرا نام ہے:

① ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور ان (دونوں کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔''

② دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:۷)

''رسولؐ جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے روکے اُس سے رُک جاؤ۔''

یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے ہر فرمان کو واجب الاطاعت قرار دیتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر صحیح حدیث کو ماننا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

③ بلکہ یہاں تک فرما دیا گیا کہ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرلی تو اُس نے اللہ کی اطاعت کرلی:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۸۰)

''جو شخص رسولؐ کی اطاعت کرلے، اُس نے اللہ کی اطاعت کرلی۔''

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ چونکہ غامدی صاحب کے نزدیک :

① حدیث صرف اخبارِ آحاد کا نام ہے اور اس میں اخبارِ متواترہ شامل نہیں۔

② حدیث اور دین دو الگ الگ چیزیں ہیں اور حدیث کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

③ کسی حدیث سے دین کا کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔

④ کسی حدیث سے دین کا کوئی عمل اور حکم ثابت نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہماری رائے میں غامدی صاحب اپنے مذکورہ بالا نظریات رکھنے کی بنا پر 'منکرحدیث' قرار پاتے ہیں اور ان کا شمار منکرین حدیث میں ہوجاتا ہے، کیونکہ حدیث کے بارے میں اُن کے یہ خیالات اُمت کے اُن مسلمہ عقائد و اعمال کے بالکل خلاف ہیں جن کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان کی جاچکی ہے۔ (جاری ہے)

www.KitaboSunnat.com

فہارس محمد شاہد حنیف

’اربعین‘ کے موضوع پر لکھے گئے کتابچے

نبی کریم ﷺ کے مبارک فرامین کی خدمت ایک عظیم المرتبت سعادت ہے۔آپ کی ۴۰/احادیث کو روایت کرنے والوں کے بارے میں زبانِ نبویؐ سے مختلف بشارتیں صادر ہوئی ہے مثلاً «من حفظ علی أمتي أربعین من أمر دینها بعثه الله یوم القیامة في زمرة الفقهاء» یا «......بعثه الله فقیهًا وعالما» یا «......وکنتُ له یوم القیمة شافعًا وشهیدًا» وغیرہ وغیرہ ......لیکن کبار محدثین کے نزدیک اس نوعیت کی تمام روایتیں ضعف سے خالی نہیں، البتہ ابن عساکرؒ اور ملا علی قاریؒ وغیرہ نے کثرتِ طرق کی بنا پر اس کے متن کو مقبول قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے ضعف کے باوجود احادیثِ نبویہ کو روایت، یاد کرنے اور آگے پہنچانے کے موضوع پر کئی دیگر مستند احادیث بھی موجود ہیں جن کی بنا پر کئی ممتاز علماے عظام نے اس میدان میں خصوصی کاوشیں کی ہیں ۔ البتہ ۴۰ کی تعداد پر مبنی حدیث کے ضعف کے باوجود علما میں مختلف مناسبتوں اور موضوعات پر ۴۰/احادیث کو روایت/مرتب کرنے کی ایک پختہ روایت موجود ہے جس کا اظہار زیر نظر فہرست میں بھی موجود ہے۔

یوں تو علمی لحاظ سے یہ امر زیادہ مناسب تھا کہ مختلف موضوعات ومقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان مجموعہ ہائے اربعین کی فہرست کو پیش کیا جاتا تاکہ ایک ہی نوعیت کے کتابچوں تک رسائی آسان ہوجاتی،لیکن ہر کتابچے میں ایسی مرکزی قدرِ مشترک کا تعین کرنا بذاتِ خود ایک محنت طلب اور مشکل مسئلہ ہے، اس بنا پر سردست مصنّفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب کے مطابق ہی اس فہرست کو پیش کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

’اربعین‘ کی زیر نظر فہرست اپنی نوعیت کی پہلی کاوش ہے جس سے مطالعہ حدیث کا شوق رکھنے والوں کو بنیادی اور مختصر لیکن جامع کتبِ حدیث کی طرف رہنمائی کا مقصدِ عظیم حاصل ہوگا۔اس فہرست میں ایسے کتابچے جو مختلف مطابع سے ایک سے زائد بار شائع ہوئے ہیں، اُنہیں مستقل حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ الحمدللہ اربعین کے یہ تمام مجموعے ادارۂ محدث کی لائبریری میں افادۂ عام کے لئے موجود ہیں۔

زیر نظر فہرست کے مرتب وجامع **مجلس التحقیق الاسلامی** کے شعبۂ رسائل وجرائد کے انچارج جناب شاہد حنیف، ماضی میں اشاریہ اور فہرست سازی میں غیر معمولی خدمات انجام دے کر متعدد اہل علم سے اپنی صلاحیتوں کا اعتراف کروا چکے ہیں۔ان کی کاوشوں پر مبنی اس نوعیت کی دیگر فہارس کی اشاعت کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا جس میں سیرتِ نبویؐ کے موضوع پر لکھے جانے والے مضامین اور کتابچوں کی ایک جامع فہرست عنقریب قارئین ’محدث‘ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ان شاء اللہ ح م

www.KitaboSunnat.com